B.A Part III Urdu Hons Paper 5th
Dr. Shahnaz [illegible]
Deptt of Urdu
Dr L.K.V.D. college

سرسید کا اردو اسلوب، [illegible] کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں

سرسید کو اردو نثر کا بانی کہا جاتا ہے۔ انہوں
نے اردو نثر کو عبارت آرائی، لفاظی، تکلف و تصنع سے نجات
دلائی ہے۔ سیدھے سادے انداز میں بات کہنا سکھایا اور اردو زبان
میں اتنی قوت اور ایسی صلاحیت پیدا کر دی کہ ہر طرح کے مضامین
ادا کیے جا سکیں اور علمی موضوعات پر آسانی کے ساتھ اظہار خیال کیا جا سکے
فارسی نثر کی پیروی میں اردو نثر میں مقفیٰ اور
مسجع اسلوب اپنایا۔ مقفیٰ کا مطلب ہے کہ نثر میں بھی شعر کی طرح قافیوں
کا استعمال اور مسجع یعنی وزن کی پابندی کی جاتی ہے جس انداز نے اظہار خیال
کو بے حد دشوار (مشکل) بنا دیا آخر میر امن نے جان گلکرسٹ کی فرمائش
پر قصہ چہار درویش کو آسان اور بول چال کی زبان میں منتقل کیا ہے
مگر ان کا اسلوب سادہ زبان میں اظہار و خیال کا میر امن کے بعد غالب
کے خطوط سہل نگاری کی طرف دوسرا قدم تھا لیکن سرسید نے
مدعا نگاری کی شروعات کی اور اردو کو علمی زبان بنا دیا۔
سرسید کو نثر میں شاعرانہ طرز بیان بالکل پسند نہ تھا
وہ سادگی بیان کے قائل تھے۔ انہوں نے اردو میں مضمون نگاری کا سنگ بنیاد
رکھا اور انگریزی ادیب [illegible] میں ایڈیسن اور اسٹیل کے طرز پر مضامین لکھے

مقصدیت اور مدعا نگاری سرسید کی نثر کے بنیادی
اوصاف ہیں۔ دوسرے لفظوں میں [illegible]
سرسید نے نثر کو اظہار مطالب کا ذریعہ
اور سماجی بہبود کا وسیلہ بنایا وہ صرف مصنف ہی نہ تھے بلکہ ایک معلم اور
اور پیامبر بھی تھے۔ سرسید کا اصل مقصد ہندوستانی مسلمانوں
کو بیدار کرنا، بے علمی سے نجات دلانا اور ترقی کے لیے کوشش کرنا تھا۔
چنانچہ ان کے پاس کہنے کے لیے بہت کچھ تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کا پیغام
دور تک پہنچے اور سننے والوں کو اسے سمجھنے میں دشواری نہ ہو
اس لیے وہ سیدھے اور صاف الفاظ میں اپنی بات کہتے تھے۔
استدلالی نثر کا رواج اردو میں سرسید کا مرہون
منت ہے۔ سرسید کا پیغام مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے لیے قابل قبول تھا
سرسید قدیم تعلیم کو فضول اور جدید سائنسی اور انگریزی

کی تعلیم کو مفید و کارآمد بتاتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے

کے لئے سرسید نے ایسے مضامین لکھے۔ بلاشبہ وہ سرسید کی

نثر میں حالی ہیں۔ وہ قلم برداشتہ نثر لکھتے رہے۔

سرسید کی نثر اکثر رعنائی اور دلکشی سے محروم ہوتی ہے

سوال

مگر حالی کی محدود ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ دلکش نثر لکھنے پر قادر نہیں ہوں مسلمان

سرسید کے آئی دوران میں اس کی صلاحیت ہی نہ تھی ہے۔ تہذیب کے

جواب

لیے [illegible] آدم کی مسرت [illegible] ہو جاتی۔ پیش کیے

جا سکتے ہیں۔ سرسید اگر چاہتے تو [illegible] لکھنے کے بعد بار بار

نظر ثانی کرتے اپنی تحریر کی بلکہ مسودات اپنے ہمراہ اور نکلوا دیتے

ان میں یہ صلاحیت موجود تھی کہ وہ دلکش نثر کے بہترین نمونے

پیش کر سکتے اور محمد حسین آزاد و شبلی کے برابر بلکہ ان سے

بھی کچھ اوپر اپنا مقام بنا لیتے مگر انہوں نے حسن کاری پر

ضرورت کو ترجیح دی۔ یہ ضرورت اس وقت ہماری قوم کی

یعنی ہندوستان کی۔ انہوں نے کرخت آواز میں سوتوں کو

بیدار کیا ہے۔ بے شک نثر نگاروں کی صف میں انہوں نے

اپنا رتبہ نیچا کر لیا مگر ہمارے محسنوں میں سب سے اونچا، سب سے

زیادہ قابلِ رشک مقام حاصل کر لیا۔

Shahnaz Ara